مغربی پاکستان عدالت دیوانی آرڈیننس ۱۹۶۲ء

(مغربی پاکستان کا آرڈیننس نمبرII ۱۹۶۲ء)

مشتملات۔

تمہید۔

دفعات۔

باب–I ابتدائیہ

۱. مختصر عنوان، آغاز و دائرہ کار / وسعت.

۲. تعاریف۔

باب–II دیوانی عدالتیں

۳. عدالتوں کی درجہ بندیاں۔

۴. دیوانی ضلع۔

۵. ضلعی ججز

۶. اضافی ضلعی ججز۔

۷. مقدمہ میں ضلعی جج کا اصل اختیار سماعت۔

۸. سول جج۔

۹. سول ججز کی مالیت کے لحاظ سے اختیار سماعت کی حدود۔

۱۰. مقامی اختیار سماعت کی حد۔

۱۱. سمال کاز کورٹ سے متعلق سول ججز کو اختیار سماعت دینا۔

۱۲. مخصوص کاروائی میں ضلعی عدالتوں کا اختیار سماعت۔

۱۳. عدالتوں کے کام کرنے کی جگہ۔

۱۴. عدالتوں کی نگرانی و نگران۔

۱۵. کام تقسیم کرنے کا اختیار۔

۱۶. ضلعی جج کی طرف سے اختیارات کی تفویض۔

باب-III دیوانی اپیلوں میں اختیار سماعت

۱۷. ضلعی ججز یا اضافی ضلعی ججز کے فیصلوں کے خلاف اپیل۔

۱۸. سول ججز کے فیصلوں کے خلاف اپیل

باب-IV مزید شرائط

۱۹. افسران کے اختیارات کا استقلال۔

۲۰. عرائض نویس سے متعلق شرائط۔

۲۱. ضلعی جج کے عہدہ کی عارضی آسامی۔

۲۲. ضلعی جج کے اختیارات کی تفویض۔

۲۳. سول جج کے عہدہ کی عارضی آسامی۔

۲۴. ریاست اور اسکے ملازمین کے خلاف سرکاری حیثیت میں کئے گئے مقدمات کی مالیت کی سماعت سے متعلق دیوانی عدالت کالامحدود اختیار سماعت۔

۲۵. تعطیلات کی فہرست۔

۲۶. عدالت کی مہر۔

۲۷. قواعد بنانے کے اختیارات۔

۲۸. منسوخی و بچت۔

مغربی پاکستان عدالت دیوانی آرڈیننس ۱۹۶۲ء

(مغربی پاکستان کا آرڈیننس نمبر II ۱۹۶۲ء)

[۸ِ فروری، ۱۹۶۲ء]

ایک قانون

پاکستان کی ادارہ ٹیکسٹایل کی صنعت و حرفت لائیل پور کے قیام اور سہارا کے لیے فنڈ قائم کرنے کے لیے اہتمام کرنا۔

تمہید۔ چونکہ، یہ قرین از مصلحت ہے کہ مغربی پاکستان کے صوبہ دیوانی عدالتوں کے متعلق قانون میں ترمیم اور اس کو استوار کیا جائے؛

اب، چونکہ، اکتوبر ۱۹۵۸ء کے ساتویں دن کے صدارتی اعلان کے تعاقب میں اور تمام اختیارات کو اسی واسطے استعمال میں لاتے ہوئے، مغربی پاکستان کا گورنر از راہ نوازش مندرجہ ذیل آرڈیننس بناتا ہے اور نافذ کرتا ہے:-

باب–I

ابتدائیہ

مختصر عنوان، آغاز و دائرہ کار / وسعت۔

۱. (۱) یہ آرڈیننس مغربی پاکستان سول عدالتوں کا آرڈیننس ۱۹۶۲ء کہلائے گا۔

(۲) یہ پورے خیبر پختونخواہ ماسوائے قبائلی علاقوں کے ،میں نافذ العمل ہو گا۔

(۳) یہ فی الفور نافذ العمل ہو گا۔

تعاریف۔

۲. اس آرڈیننس میں، جب تک سیاق و سباق سے ہٹ کر کوئی اور معنی نہ ہوں تو مندرجہ ذیل جملہ جات کے وہی معنی ہوں گے جو انہیں منسوب کئے گئے ہوں گے یعنی کہ :—

(اَ) "حکومت" سے مراد صوبہ خیبر پختونخوا کی حکومت ہے؛

(ب) "عدالت عالیہ" سے مراد عدالت عالیہ پشاور ہے؛

(ج) "عراضی" سے مراد وہ اراضی ہے جو کسی قصبہ یا گاؤں میں کسی بھی عمارت کے موقعہ کے طور پر قبضہ نہ کی گئی ہو یا ذراعت کے مقاصد کے لئے چھوڑی گئی ہو یا ذراعت کے ماتحت مقاصد یا چراگاہ مقاصد کے لئے ہو اور ایسی اراضی پر دیگر ڈھانچہ اور عمارت کے لئے موقع اس مین شامل ہے؛

(د) "مقدمہ کی اراضی" سے مراد وہ مقدمہ ہے جو کسی بھی اراضی سے

متعلق یا اراضی میں کسی بھی حق یا فائدہ سے متعلق ہو؛

(ہ) "تجویز شدہ" سے مراد اس آرڈیننس کے تحت بنائے گئے قواعد سے تجویز شدہ ہے؛

(و) "سمال کاز" سے مراد اس نوعیت کا مقدمہ جو پروونشل سمال کاز کورٹ ایکٹ ۱۸۸۷ء کے تحت کورٹ آف سمال کاز کی دست اندازی میں ہو۔

(ز) "بدجماعت بندی / غیر مرتب شدہ مقدمہ" سے مراد وہ مقدمہ ہے جو نہ تو سمال کاز کا ہو نہ ہی اراضی کا مقدمہ ہو؛

(ح) "مالیت" لفظ جو مقدمہ کے متعلق استعمال ہو اسے مراد وہ رقم یا مالیت جس کا تعلق دعویٰ کے عنوان سے ہو گا؛

باب-II

دیوانی عدالتیں

عدالتوں کی درجہ بندیاں۔

۳. صوبائی سمال کاز کورٹ ایکٹ 1887 کے تحت قائم کئے گئے سمال کاز کورٹ اور وہ عدالتیں جن کا قیام فی الوقت کسی دیگر قانون کے ذریعہ ہوا ہو، کے علاوہ دیوانی عدالتوں میں مندرجہ ذیل درجہ بندیاں ہوں گی یعنی کہ:—

(اَ) ضلعی جج کی عدالت؛

(ب) اضافی ضلعی جج کی عدالت؛ اور

(ج) دیوانی جج کی عدالت۔

دیوانی ضلع۔

۴. اس آرڈیننس کے مقاصد کے حصول کی خاطر، حکومت نوٹیفیکیشن کے ذریعہ صوبہ کو دیوانی / سول ضلعوں میں تقسیم کر سکتی ہے، ان ضلعوں کی حدود مختص کر سکتی ہے اور ہر ضلع کے مرکز / دارالمقام کا تعین کر سکتی ہے۔

ضلعی ججز

۵. حکومت عدالت عالیہ کی مشاورت سے، اتنے ضلعی ججز مقرر کر سکتی ہے جس طرح وہ مناسب سمجھے اور ڈسٹرکٹ جج کو ہر ضلع میں تعینات کرے؛ اگرچہ ایک ہی شخص دو یا زیادہ ضلعوں کا ڈسٹرکٹ جج مقرر رہو سکتا ہے۔

اضافی ضلعی ججز۔

۶. (ا) حکومت عدالت عالیہ کی مشاورت سے اتنے اضافی ضلعی جج مقرر کر سکتی ہے جتنے وہ مناسب سمجھے۔

(۲) اضافی ضلعی جج ضلع کے وہ افعال سرانجام دے گا جو اسے ضلعی جج تفویض کرے گا اور ایسے افعال سرانجام دینے کے لئے وہی اختیارات استعمال کرے گا جو ضلعی جج کے پاس ہوں گے۔

مقدمہ میں ضلعی جج کا اصل اختیار سماعت۔

۷. مقدمہ میں ضلعی جج کا اصل اختیار سماعت ماسوائے کسی فی الوقت نافذ العمل قانون میں کسی اور طرح فراہم کیا گیا ہو، اصل دیوانی مقدمہ میں ضلعی جج کا اختیارات سماعت بدوں مالیت کی حد کے ہو گا۔

سول جج۔

۸. حکومت عدالت عالیہ کے ساتھ مشاورت سے:

(أ) جن سول ججز کا تقرر ہونا ہے ان کی تعداد کا تعین کرے؛

(ب) اشخاص کا بطور سول ججز بھرتی / تقرر کرنے کے لئے تعلیمی قابلیت تجویز کرتے ہوئے قواعد بنائے؛ اور

(ج) اتنے سول ججز کا تقرر کرے جتنا وہ مناسب سمجھے۔

سول ججز کی مالیت کے لحاظ سے اختیار سماعت کی حدود۔

۹. مالیت کے لحاظ سے کسی بھی اصل دیوانی مقدمہ میں، کوئی شخص جو بطور سول جج مقرر ہو گا، اس کا اختیار سماعت کا تعین عدالت عالیہ کرے گی چاہے اس کو وہ درجہ بندی میں شامل کرے یا کسی اور طرح سے جس طرح وہ مناسب سمجھے۔

مقامی اختیار سماعت کی حد۔

۱۰. (۱) سول جج کے مقامی اختیار سماعت حدود وہ ہوں گی جس طرح عدالت عالیہ وضاحت کرے گی۔

(۲) جب عدالت عالیہ کسی سول جج کو ضلع میں تعینات کرے گی، برعکس / برخلاف ہدایات کی غیر موجودگی میں، ضلع کی مقامی حدود اس کی اس کی اختیار سماعت کی مقامی حدود تصور کی جائے گی۔

سمال کاز کورٹ سے متعلق سول ججز کو اختیار سماعت دینا۔

۱۱. عدالت عالیہ نوٹیفکیشن کے ذریعہ ان مقامی حدود میں پرووِنشل سمال کاز کورٹ ایکٹ ۱۸۷۷ء کے تحت، کورٹ آف سمال کاز کورٹ کے جج کا اختیار سماعت، کسی بھی سول جج کو کسی بھی مقدمہ جو اس کی دست اندازی کے قابل ہو ان مقدمہ کے ٹرائل کا اختیار دے سکتا ہے جس کی مالیت ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، جس طرح عدالت عالیہ مناسب سمجھے۔

مخصوص کاروائی میں ضلعی عدالتوں کا اختیار سماعت۔

۱۲. (۱) باوجود یہ کہ کوئی بھی چیز جو جانشینی کے قانون، 1925 میں پائی جاوے، عدالت عالیہ کسی بھی سول جج کو سماعت کا اختیار یا کسی بھی ضلعی جج کو، بذریعہ عام یا خاص حکم، بذریعہ عام یا

خاص حکم کسی بھی سول جج کو سماعت کا اختیار یا کسی بھی ضلعی جج کو مجاز ٹھہرا سکتی ہے کہ وہ اپنی نگرانی میں اس قانون مذکورہ قانون کے تحت کوئی بھی کاروائی یا کاروائی کا درجہ سول جج کو منتقل کرے۔

(۲) ضلعی جج ایسی کوئی بھی کاروائی جس کی سماعت کا اختیار سول نے لیا ہے یا اسے منتقل ہوا ہے ان کو واپس لے کر یا تو وہ فیصلہ کر سکتا ہے یا اس مجاز عدالت کو فیصلہ کرنے کے لئے بھیج سکتا ہے جو اس کے اختیار میں ہے مگر شرط یہ ہے کہ یہاں موجود کوئی بھی چیز ضلعی جج کو یہ اختیار نہیں دے گی کہ جو کاروائی عدالت عالیہ نے اس کی عدالت سے مخصوص طور پر منتقل کی ہو اسے واپس کرے۔

(۳) اس دفعہ کے تحت سول جج کسی کاروائی میں اختیار سماعت ہو یا اسے منتقل ہوا ہو، ان کا فیصلہ وہ انہیں قواعد پر کرے گا جو اسی قسم کی کاروائی پر عمل کرتے ہوئے جب ضلعی جج فیصلہ کرتا ہے۔

عدالتوں کے کام کرنے کی جگہ۔

۱۳. (۱) عدالت عالیہ اس آرڈیننس کے تحت ایسی جگہ یا جگہوں کا تعین کر سکتی ہے جہاں عدالتوں کا انعقاد ہو گا۔

(۲) وہ جگہ یا جگہیں جو متعین کی گئی ہیں وہ عدالت کے اختیار سماعت کی حدود سے باہر بھی ہو سکتی ہیں۔

(۳) ماسوائے اس دفعہ کے تحت کسی بھی حکم کے ذریعہ دیگر طرح سے فراہم کیا گیا ہو، اس قانون کے تحت عدالت اس کے اختیار سماعت کی مقامی حدود میں کسی بھی جگہ پر منعقد ہو سکتی ہے۔

عدالتوں کی نگرانی و نگران۔

۱۴. (۱) تمام دیوانی عدالتیں جن پر یہ آرڈیننس نافذ العمل ہے وہ عدالت عالیہ کی ماتحت ہوں گی اور عدالت عالیہ کی عمومی نگرانی اور اختیار کے لئے، ضلعی جج کا اختیار تمام دیوانی عدالتوں پر ہو گا جو اس کے دائرہ اختیار کی حدود میں آتی ہیں۔

(۲) سول جج کو عدالت عالیہ تعینات کرے گی۔

کام تقسیم کرنے کا اختیار۔

۱۵. باوجود یہ کہ کوئی بھی چیز ضابطہ دیوانی 1908 میں پائی جاوے، ہر ضلعی جج کوئی بھی دیوانی کام جو اس کے اور اس کے زیر نگرانی عدالتوں کی اختیار سماعت میں آتا ہے وہ بذریعہ تحریری حکم یہ ہدایات کر سکتا ہے کہ وہ کام عدالتوں میں اس طریقہ کار کے ساتھ تقسیم ہو جس طرح وہ مناسب سمجھے۔

مگر چہ اس دفعہ کے تحت جاری کی گئی ہدایات کسی عدالت کو یہ اختیار نہیں دیتی کہ وہ اپنی اختیار سماعت کی حدود کے باہر کوئی کام کرے یا کسی بھی قسم کے اختیارات استعمال کرے۔

ضلعی جج کی طرف سے اختیارات کی تفویض۔

۱۶. اس آرڈیننس کی دفعات 14 اور 15 اور ضابطہ دیوانی 1908 کی دفعہ 24 کے تحت دیئے گئے اختیارات، ضلعی جج عدالت عالیہ سے پیشگی اجازت کے بعد، کسی بھی ضلع کے مخصوص حصہ کی نسبت ضلع میں کسی بھی سول جج کو تفویض کر سکتا ہے اور یہ اختیارات ضلعی جج کی عمومی نگرانی میں، سول جج استعمال کرے گا۔

باب-III

دیوانی اپیلوں میں اختیار سماعت

ضلعی ججز یا اضافی ضلعی ججز کے فیصلوں کے خلاف اپیل۔

۱۷. (۱) کسی بھی فی الوقت نافذ العمل قانون میں کسی اور طرح سے فراہم کی گئی ہو اسکو محفوظ کرتے ہوئے، جو ڈگری یا حکم یا اضافی ضلعی جج کے اپنے اصل / مقدمہ اختیار سماعت کو استعمال کرتے ہوئے دیا ہے اس کے خلاف اپیل عدلت عالیہ کے پاس ہو گی۔

(۲) اضافی ضلعی جج کے حکم یا ڈگری کے خلاف عدالت عالیہ میں اس صورت میں اپیل نہیں ہو گی، اگر ڈگری یا حکم ضلعی جج نے بنایا ہو گا، اسی عدالت میں اپیل نہیں ہو گی۔

سول ججز کے فیصلوں کے خلاف اپیل

۱۸. (۱) مذکورہ کو محفوظ کرتے ہوئے، سول جج کی ڈگری یا حکم کے خلاف اپیل۔

(اَ) عدالت عالیہ کے پاس ہو گی اگر اصل مقدمہ جس میں ڈگری یا حکم ہوا ہے اس کی مالیت ایک ملین روپے / دس لاکھ روپے سے زیادہ ہو گی؛ ور

(ب) کسی بھی دیگر مقدمہ میں ضلعی جج کے پاس ہو گی۔

(ا اَ) ضابطہ دیوانی 1908 کی دفعہ 102 سے مشروط، دیگر کسی بھی مقدمہ میں جب اصل مقدمہ میں عنوان مقدمہ کی رقم یا مالیت پانچ لاک روپے سے زیادہ نہیں ہو گی اس کے خلاف دوسری اپیل نہیں ہو گی۔

(۲) جہاں کوئی بھی اپیل جو ضلعی جج کے پاس ہونی ہے اگر اس کو وصول کرنے فعل پچھلی ذیلی دفعہ کے تحت اضافی ضلعی جج کو تفویض ہوا ہے تو اپیل اضافی ضلعی جج کے پاس کی جا سکتی ہے۔

(۳) عدالت عالیہ بذریعہ نوٹیفکیشن یہ ہدایت دے سکتی ہے کہ تمام یا کسی بھی حکم یا ڈگری جو کسی بھی اصل مقدمہ میں کسی بھی سول جج نے کی ہے جس کی اپیل ضلعی جج کے پاس ہونی ہو تو وہ اپیل اس سول جج کے پاس ہو گی جسکا نوٹیفکیشن میں ذکر کیا گیا ہو گا اور اپیلیں بعد ازاں حسب حال

دائر کی جائیں گی اور تمام دائر کی گئی اپیلوں کے مقاصد کے حصول کی خاطر سول جج کی عدالت ضلعی جج کی عدالت تصور کی جائے گی۔

باب-IV

مزید شرائط

افسران کے اختیارات کا استقلال۔

۱۹. جب کبھی کوئی بھی شخص جو ریاست کی خدمت کے لئے کسی عہدہ پر فائز ہے جس کو اس آرڈیننس کے تحت کسی بھی مقامی علاقہ میں اختیارات دیئے گئے ہیں اس کا اگر بعد میں آنے والے وقت پر اس عہدہ کے برابر یا اس عہدہ سے اونچا عہدہ اس مقامی جگہ کی طرح کسی اور علاقہ میں تبادلہ یا تعیناتی ہو جاتی ہے تو اس کا جس مقامی علاقہ میں تبادلہ یا تعیناتی ہوئی ہے وہاں وہ ویسے ہی اختیارات استعمال کرے گا، جب تک کہ عدالت عالیہ ہدایت کسی اور طرح سے کرے یا عدالت عالیہ نے کسی اور طرح سے ہدایت دی ہوئی ہو۔

عرائض نویس سے متعلق شرائط۔

۲۰. عدالت عالیہ [صوبہ خیبر پختونخوا] کے بورڈ آف ریوینیو سے مشاورت کے ساتھ اس آرڈیننس کے مطابق قواعد بنا سکتا ہے اور فی الوقت نافذ العمل قانون بنا سکتا ہے:

(أ) یہ اعلان کرتے ہوئے کہ کون سے اشخاص عدالتوں میں بطور عرائض نویس کام کریں گے؛

(ب) ایسے اشخاص کو ان کے کام کے انعقاد کے متعلق لائسنس کے اجراء اور جو وہ فیس لیں گے اس کا پیمانہ منظم کرتے ہوئے؛ اور

(ج) یہ متعین کرتے ہوئے کہ ان قواعد کی کون سی خلاف ورزیوں کی تحقیق ہو گی اور کون سی سزا نافذ ہو گی۔

ضلعی جج کے عہدہ کی عارضی آسامی۔

۲۱. ضلعی جج کی فوتیگی یا اس کی بیماری یا دیگر وجہ سے اس کو اپنے افعال سرانجام دینے سے روک دیا جاتا ہے تو اضافی ضلعی جج، اگر کوئی ہے تو یا اضافی ضلعی جج کی غیر موجودگی کی صورت ہیں، ہیڈ کوارٹر میں جو سول ججز میں سے سب سے زیادہ سینئر ہو گا، اس کی عام اختیارت سماعت میں رکاوٹ کے بغیر وہ ضلع کا نظام سنبھالے گا اور جب وہ اس منصب پر ہو گا تب تک وہ مقدمات اور اپیلوں کی دائر گی، پلیڈ نگز کی وصولی، پروانوں کی تکمیل اور اسی طرح کے ضلعی جج افعال سرانجام دے گا اور جو بھی صورت ہو اضافی ضلعی جج یا سول جج کے عہدہ پر ہی ضلع کا سربراہ ہو گا اور اس عہدہ پر اس وقت تک فائز ہے گا جب تک ضلعی جج کا عہدہ پھر سے شروح نہیں ہو جاتا یا اس عہدہ پر کوئی افسر قانونی طور پر مقرر نہیں ہو جاتا۔

۲۲. کوئی بھی ضلعی جج جو صدر مقام چھوڑ کر اور اپنے دائرہ اختیار میں کسی بھی جگہ اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے لئے جا رہا ہو یا ضلع میں چھٹی کے باعث غیر موجودگی کی صورت میں اضافی ضلعی جج یا اضافی ضلعی جج کی عدم موجودگی میں صدر مقام پر موجود سب سے زیادہ سینئر سول جج کو دفعہ 21 میں بیان کی گئی ذمہ داریوں سے متعلق اختیارات تفویض کر سکتا ہے اور وہ افسر اضافی ضلعی جج یا سول جج جو بھی صورت ہو، ضلع کا سربراہ نامزد ہو گا۔ ضلعی جج کے اختیارات کی تفویض۔

۲۳. کسی بھی سول جج کی موت، معطلی یا عارضی طور پر عدم دستیابی کی صورت میں، ضلعی جج ضلعی کے کسی دیگر سول جج کو یہ اختیار دے سکتا ہے کہ وہ خالی شدہ دیوانی عدالت کی ذمہ داریاں اس خالی شدہ عدالت یا اپنی عدالت میں سر انجام دے، لیکن ہر ایسی صورت میں دونوں عدالتوں کے رجسٹر اور دستاویزات علیحدہ رکھے جائیں گے۔ سول جج کے عہدہ کی عارضی آسامی۔

۲۴. (۱) کوئی بھی دیوانی عدالت جس کو اصل مقدمہ میں مالیت کے لحاظ سے بغیر حدود کے اختیار سماعت حاصل نہیں ہے اور کوئی بھی سمال کاز کورٹ پاکستان یا اس کے کسی بھی صوبہ یا پبلک افسر جس کی تعریف ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کی دفعہ ۲ کی شق نمبر ۱۷ میں کی گئی ان کے خلاف کسی بھی مقدمہ کو وصول اس کی سماعت یا اس کو دریغ نہیں کرے گی۔ ریاست اور اسکے ملازمین کے خلاف سرکاری حیثیت میں کئے گئے مقدمات کی مالیت کی سماعت سے متعلق دیوانی عدالت کا لامحدود اختیار سماعت۔

(۲) ایسی تمام صورتوں میں مدعی کو اس دیوانی عدالت میں بھیجا جائے گا جس کے پاس مالیت کے لحاظ سے بغیر حدود کے اصل مقدمہ کا اختیار سماعت ہو گا اور ایسا مقدمہ صرف اسی دیوانی عدالت کے جج کے پاس دائر ہو گا اور اس کی سماعت ضلع کے صدر مقام پر ہو گی۔

(۲اَ) [* * *]

(۲ب) [* * *]

(۳) یہ دفعہ ریلوے کے معاملات سے متعلق مقدمات یا کسی بھی مقدمہ میں صرف اس بات کو مد نظر رکھ کر لاگو نہیں ہو گا کہ ایک پبلک افسر مقدمہ میں اپنی مندرجہ ذیل حیثیت سے فریق ہے:—

(اَ) لوکل اتھارٹی کا رکن؛ یا

(ب) کیوریٹر، گارڈین منیجر یا نجی شخص کا نمائندہ یا تقرری کے بدلے جائداد، وقف، اعلامیہ یا اختیار کا زیر:

(i) ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کے آرڈر XXXII اول (۴)۴؛

(ii) جانشینی ایکٹ ۱۹۲۵ء (XXXIX آف ۱۹۲۵) کی دفعہ

۱۹۵ء؛

(iii) لیونیسی ایکٹ ۱۹۱۲ء (IV آف ۱۹۱۲ء) کی دفعہ ۶۹ سے لے کر ۱۷ تک؛

(iv) گارڈین اینڈ وارڈ ایکٹ ۱۸۹۰ء کی دفعات ۷، ۱۸، ۱اِ، یا ۴۲؛

(v) مشرقی پاکستان میں نگہبانی کی عدالتوں سے متعلق کسی بھی قانون کی شرائط۔

تعطیلات کی فہرست۔

۲۵. (۱) حکومت کی طرف سے کئے گئے عام احکامات سے مشروط، ہائی کورٹ ہر سال میں ان دنوں کی فہرست تیار کرے گی جن میں دیوانی کو تعطیلات ہوں گی۔

(۲) ایسی کوئی بھی فہرست سرکاری گزٹ میں شائع ہو گی۔

عدالت کی مہر۔

۲۶. ہر عدالت کے پاس ایک گول مہر ہو گی جو بوقت ضرورت استعمال ہو گی جسکا قطر دو انچ کولائی میں اسکا فریم ہو گا جس پر عدالت کا عنوان انگریزی اور اردو رسم الخط میں آلہ کے درمیان میں ہو گا اور جس کے دونوں کونے (سینگ) اوپر کی طرف اشارہ کر رہے ہوں گے جن کے اوپر کی طرف ایک ستارہ ہو گا، عدالت کی صدارت کرنے والے افسر کو دی جائے گی اور اس کے قبضہ میں ہو گی۔

قواعد بنانے کے اختیارات۔

۲۷. (۱) اس آرڈیننس کی شرائط کو مؤثر بنانے کے مقاصد کے حصول کے لئے، ہائی کورٹ حکومت کی اجازت سے قواعد بنا سکتی ہے۔

(۲) مخصوص طور پر اور اوپر دئے گئے اختیارات کی عمومیت کو متاثر کئے بغیر، ہائی کورٹ حکومت کی اجازت سے مشروط، تمام یا مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے قواعد بنا سکتی ہے یعنی کہ:

(اَ) تمام دیوانی عدلتوں کی نگرانی اور معائنے کے لئے رسمی دورہ اور معائنے کے لئے؛

(ب) ضلعی جج کے عمومی اختیارات جو کہ انہیں اپنے متعلقہ ضلع میں دیوانی عدالت پر دئے گئے ہیں ان پر استعمال؛

(ج) کسی بھی دیوانی عدالت میں کسی بھی مقدمہ یا کاروائی کی جو فیس کسی فریق نے کسی بھی کے وکیل کو دینی ہے؛

(د) وہ طریقہ کار جس کے تحت دیوانی عدالت کی کاروائی درج رکھی جائے، وہ طرقہ کار جس طرح اپیلوں کی سماعت کے لئے پیپر بک بنائی جائیں گی

اور نقولات کی حوالگی کے لئے۔

۲۸. (۱)وہ قانون جو جدول کے کالم نمبر 4 کی حد تک مذکورہ ہیں وہ حزف کئے جاتے ہیں۔ منسوخی وبچت۔

(۲)وہ ضلع اور ضلعوں کے صدر مقام جو اس قانون کے نفاذ سے پہلے دیوانی انصاف کے مقصد کے لئے موجود تھے وہ اس قانون کے تحت بنائے گئے اور تعین کردہ تصور کئے جائیں گے۔

(۳)اس آرڈیننس کے نفاذ پر اگر کوئی بھی مقدمہ یا اپیل جو ہائی کورٹ یا کسی بھی دیگر دیوانی میں زیر التواء، جس کی سماعت اس آرڈیننس کے تحت کسی اور عدالت میں ہونی ہے تو ایسا مقدمہ یا اپیل اس عدالت کو منتقل ہو جائے گی جو اس آرڈیننس کے تحت اس کو سننے کی اہل ہو گی۔

(۴) (i) ضلعی ججز؛

(ii) فرسٹ کلاس سب آرڈینیٹ ججز، سیکنڈ کلاس سب آرڈینیٹ ججز، جوائنٹ کلاس سب آرڈینیٹ سول ججز، اور سول جج جن کا تقرر کسی بھی قانون کے تحت ہوا جو ذیلی دفعہ اِ کے تحت حذف ہو گیا، اس آرڈیننس کے نفاذ پر وہ بالترتیب ضلعی ججز، اضافی ججز اور سول ججز بنائے جائیں گے اور اسی طرح اختیار سماعت اور اختیارات استعمال کریں گے۔

(iii) جدول میں مذکورہ قوانین کے حذف ہونے کے باوجود، کوئی بھی کام مذکورہ حذف شُدہ قانون کی شرائط کے تحت ہوا، کاروائی کی گئی، ذمہ داریاں، جُرمانہ یا سزا ہوئی، معائنہ یا کاروائیاں شروع کی گئیں، کسی افسر کا تقرر کیا گیا یا کسی شخص کو اختیار دیا گیا، اختیار یا اختیار سماعت دیا گیا، قواعد بنائے گئے یا احکامات جاری کئے گئے اگر وہ اس آرڈیننس سے تضاد نہیں رکھتے تو ان کا نفاذ جاری رہے گا اور وہ بالترتیب کئے گئے، نافذ کئے گئے، تقرر کئے گئے، اختیار دیئے گئے، دیئے گئے، کئے گئے، اور اس آرڈیننس کے تحت جاری کئے گئے تصور ہوں گے۔